© rasailojaraid.com

قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- سر ظفر اللہ اور قائد اعظم ۔ (غلام محمد صاحب ۔ کراچی)
- پاکستان میں شیعہ آبادی ۔
- باچا خان اور ملا ۔ (ابو عمار قریشی)
- سوانح نگاروں کی نسبی تعلق میں بے احتیاطی ۔ (پروفیسر محمد اسلم لاہور)

سر ظفر اللہ اور قائد اعظم | کچھ دیر پہلے اکتوبر کا الحق موصول ہوا ۔۔۔ "برطانوی دور کی شخصی یادگار سر ظفر اللہ" والا مضمون خاص طور پر لفظاً لفظاً پڑھا ۔ اس طبع شدہ مضمون کے صفحہ ۲۴ کے دوسرے پیراگراف کے ختم تک، سر ظفر اللہ کی کارستانیوں کی تفصیل لکھ کر فاضل مضمون نگار نے اس صفحہ کا تیسرا پیراگراف " سر ظفر اللہ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کے طور پر ۔۔۔۔۔ " کے الفاظ سے جو شروع فرمایا ہے تو پڑھنے والے کو یہاں واقعاتی اعتبار سے ایک بڑا خلاء محسوس ہوتا ہے ۔ اور وہ یہ کہ ایسے سازشی اور برطانوی ایجنٹ کو قائد اعظم جیسے باخبر اور زیرک انسان نے پاکستان کا اولین وزیر خارجہ بنانا کیسے گوارا کر لیا ۔ ؟ یہاں یہ بھی عرض کروں کہ اس معاملہ میں فاضل مضمون نگار تنہا نہیں ہیں بلکہ اب تک، اس سلسلہ کے ہر لکھنے والے نے یہی رویہ روا رکھا ہے ۔ مگر کیا یہ سوال جو راقم نے اوپر اٹھایا ہے کسی ذہن میں نہیں کھٹکا ۔ ؟ اگر کھٹکتا رہا ہے مگر اس کا جواب ہاتھ نہ آسکا ہے تو یہی لکھ دیا جانا چاہئے تھا کہ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے مگر جواب مل نہیں پایا ۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہٗ سے راقم الحروف کے بڑوں سے نہایت قریبی تعلقات تھے اس لئے راقم کو بھی حضرت موصوف سے بے تکلفانہ عرض معروض کے مواقع حاصل تھے ۔ راقم سطور جون ۱۹۴۸ء میں جب ہجرت کر کے حیدر آباد دکن سے کراچی پہنچا تو ایک ، روز تنہائی میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے یہی عاجزانہ سوال کر ڈالا کہ حضرت اور تو اور آپ نے سر ظفر کی بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان تعیناتی کیسے گوارا فرمائی اور قائد اعظم سے احتجاج کیوں نہیں فرمایا ۔ ؟ اس پر حضرت موصوفؒ نے یہ جواب دیا کہ " بھائی یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا ۔ دہلی سے چلنے چلنے تک یہ صورت تھی کہ جب بھی کسی نے جناح صاحب کے سامنے سر ظفر اللہ کے وزیر خارجہ بنائے جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے یہی فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ اس شخص کو مسلمانوں کے دونوں گروہ سنی اور شیعہ کافر سمجھتے ہیں ۔ قائد اعظم کے اس جواب کے بعد ہم کو یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ سر ظفر اللہ کا نام کبھی پاکستان کے وزراء کی فہرست میں آسکے گا ۔ مگر جس دن کابینہ کا سرکاری اعلان ہوا ہے اور اس میں وزارت خارجہ کے عہدہ پر اس کا نام آیا ہے تو ہم ششدر ہو کر رہ گئے ۔ "

یقیناً حضرت اقدس عثمانیؒ اس کی کنہہ سے لاعلم رہے مگر پاکستانی بساط سیاست کے سنی عقیدہ اور

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

پاکستان دوست دو ایک مہرے اب بھی زندہ ہیں، ان کی خدمت میں یہ سوال رکھ کر اس کے مضمرات معلوم کئے جا سکتے ہیں، اور کئے جانے چاہئیں، ورنہ ایک ایسا خلاء رہ جائے گا جس پر تاریخ پاکستان کے دین دوست متلاشی حیران رہ جائیں گے اور انہیں شکوک و شبہات کی تاریکی میں جو بھی ہاتھ لگ جائے مجبوراً اسی کو حقیقت سمجھنے اور بتلانے لگیں گے۔

دوسری طرف دیکھا جا رہا ہے کہ اس وقت قادیانی ٹولہ اپنی تائید میں بلند آہنگی سے یہی کہہ رہا ہے کہ اگر ہم غیر مسلم ہوتے تو قائد اعظم ہمارے سر ظفر کو پہلا وزیر خارجہ کیسے منتخب فرماتے۔؟

مضمون محولہ بالا میں چوہدری رستم علی صاحب سر ظفر کے لئے "آپ" کی بجائے "وہ" اور "انہوں" کے ضمائر استعمال فرماتے تو ثقاہت بھی باقی رہتی اور تکریم بھی لازم نہ آتی۔

(مولانا غلام محمد ایم۔ اے۔ کراچی)

پاکستان میں شیعہ آبادی کا تناسب کیا ہے

ماہنامہ الحق نے "پاکستان میں موجودہ شیعہ آبادی" کے عنوان سے ایک تحقیقی مضمون شائع کیا تھا جس میں بہ دلائل ثابت کیا ہے کہ پاکستان میں شیعہ کل آبادی کا پونے دو فیصد ہیں، اور شیعوں کا وہ فرقہ جو اثنا عشریہ کہلاتا ہے اس سے بھی کم ہے۔ شیعہ انجمنوں کے پاس پاکستان کے ایک ایک، شہر، قصبے اور گاؤں کے شیعوں کی فہرستیں ہیں۔ اگر وہ ہر مقام کے اپنی ملت کے افراد کی تعداد شائع کر دیں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ ہم نے پاکستان میں شیعوں کی تعداد معلوم کرنے کے لئے سائنٹفک بنیاد پر ایک سروے کیا ہے فیڈرل بورڈ آف ایجوکیشن کے شائع کردہ ثانوی مدارس کے امتحانات کے ۱۹۸۵ء کے نتائج کے گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن تعلیمی درس گاہوں کے لڑکوں اور لڑکیوں نے اس بورڈ سے دسویں جماعت کا امتحان دیا ہے۔ وہ تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اور کچھ بیرون ملک میں ہیں۔ ایسی کل درسگاہیں ۱،۵۹ ہیں ان میں ۲۲ بیرون پاکستان ہیں جو پاکستانی سفارت خانوں یا پاکستانی شہریوں کے زیر اہتمام ہیں۔ باقی ۲۲۶ درسگاہیں تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ کوئٹہ، کراچی، حیدر آباد، بدین، پشاور، پاراچنار، بٹ خیلا، چترال، نوشہرہ، بنوں، کوہاٹ، مردان، ایبٹ آباد، حویلیاں، ڈیرہ اسمٰعیل خان، رسالپور، اسلام آباد، راولپنڈی، واہ، ٹیکسلا، سنجوال (ضلع اٹک) اٹک، مری، واہ چھاؤنی، کھاریاں، جہلم، سکیسر، سرگودھا، گوجرانوالہ، لاہور، سیالکوٹ، اوکاڑہ، میلسی، عبد الحکیم (ملتان) تھل، بہاولپور، ڈیرہ نواب، ملتان چھاؤنی، شورکوٹ چھاؤنی کے علاوہ ۳۰ درسگاہیں شمالی علاقہ جات (گلگت، بلتستان، ہنزہ، نگر، حویلی) میں ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ان درسگاہوں کے دسویں جماعت کے ۱۹۸۵ء کے دینیات کے نتائج حسب ذیل تھے:۔۔۔

© rasailojaraid.com